السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ہندوستان میں دو شخص مجدد ہونے کے مدعی تھے جن میں سے ایک تو فوت ہوگئے۔ دوسرے زندہ ہیں۔ فوت شدہ مرزا قادیانی تھے۔ زندہ احمد رضا خان بریلوی ہیں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ مجددیت خان صاحب کے دعوے سے کم تھا۔ کیونکہ وہ تو چودہویں صدی کے مجدد بنتے تھے۔ اور آپ کا لقب ہے۔ ''مجدد مائۃ حاضرہ''یعنی موجودہ صدی کے مجدد۔ یہ لقب آپ کا آپ کی علمی خدمات کے زمانے سے چلا ہے۔ جس کی ابتداء تیرہویں صدی سے ہے۔ پس اس تشریح کے مطابق آپ تیرویں اور چودویں دونوں صدیوں کے مجدد ہوئے اور اگر عمر شریف دراز ہوئی تو شاید پندرہویں بلکہ سولہویں اور سترہویں وغیرہ کے بھی آپ ہی انچارج ہوں۔ ((مگر افسوس کے جناب والا تمنائے مجددیت کو ساتھ لے کر چودہویں صدی ہی میں عالم آخرت کو سدہار گئے ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔۔۔۔

خیر ہمیں اس سے بحث نہیں۔ اپنا نام جو چاہے کوئی رکھے ماننے والے تیار ہیں۔ کہ بے کراہت بھی ولی اور بے معجزہ بھی نبی مان لیں جن کی نظیریں۔ قادیان علی پور اور بریلوی وغیرہ میں ملتی ہیں۔ مجدد قادیان کی عنایا تتو ساری اسلامی دنیا پر برابر تھی۔ مگر بریلوی مجدد کی عنایت خاص کر غریب جماعت اہل حدیث پر۔ اور بوقت فرصت اپنی حقیقی باردران جماعت دیوبندیہ پر ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک طویل اشتہار بمبئی سے آیا ہے۔ جو ہاتھی کے دو کانوں کے برابر ہوگا۔ اس میں خاکسار ایڈیٹر کو اور جناب مولوی عبد الشکور صاحب لکھنویکو بالخصوص اہل حدیثوں اور دیوبندیوں کو بالعموم اپنی قدیم عنایت کا مستحق بنایا گیا ہے۔ اس اشتعار کی طوالت سے قطع نظر دیکھا جائے تو مطلب دو حرفہ ہے۔ کہ جناب مولوی عبد الشکور صاحب لکھنوی بظاہر حنفی ہیں۔ مگر دراصل غیر مقلد ہیں۔ اس لئے نہ ان کا وعظ سنا جائے۔ نہ ان کی اقتداء کی جائے۔ جس پر میں مولوی صاحب موصوف کو مستحق مبارک سمجھتا ہوں کیوں؟ بقول حالی مرحومؒ

کہنا فقہاء کا مومنوں کو بے دین سنتے سنتے یہ ہوگیا ہے یقینؒ

مومن کو ضرور ہوگا مرقد میں سوال تکفیر بھی کی تھی فقہاء نے کہ نہیں

اس اشتہار کی تمہید یوں شروع ہوتی ہے۔ مسلمانو! اس زمانہ میں اکثر بدعتی بدمذہبوں کے مولیوں نے یہ طریقہ اختیار کرلیا ہے۔ کہ کسی نے بظاہر آریوں کے رد میں کس نے قادیانیوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر شہرت پیدا کر کے اس ذریعہ سے اکثر بھولے بھالے بے علم مسلمانوں کو اپنا معتقد بنا کر ان کو غیر مقلد وہابی بنانے کی فکر کرتے ہیں۔ من جملہ کے ان کے ایک ''ثناء اللہ امرتسری'' ہے۔ کوئی شخص شعیوں کے رد میں کھڑا ہو کر اس قدرت شہرت پیدا کرلیتا ہے۔ کہ اکثر ہمارے مسلمان بھائی اس کو مقلد۔ سنی۔ حنفی۔ متقی۔ جان کر اس کے گرویدہ ہوجاتے ہیں۔ اور وہ اس طرح ان کو رفتہ رفتہ خارجی۔ اور غیر مقلد۔ وہابی بنانے کی تدبیر کرتے رہتے ہیں جیسے مولوی عبد الشکور صاحب لکھنو''اس تمہید میں مجدد صاحب نے بزبان محرر اشتہار ہم دونوں کو دھوکہ باز۔ مکار۔ وغیرہ بتایا ہے۔ جس کئے جواب میں ہم بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ بہت سے بدعتی دشمنان آئمہ کرام کی طرف اپنی نسبتیں بتا کر حنفی یا شافعی بن کر بے چارے غریب ناواقف لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ کہ ہم اہل سنت ہیں۔ مگر وہ دراصل وہ کچھ اور ہی ہوے ہیں جن خیالت پر فقہاء نے کفر کے فتوے لگائے ہیں وہی خیالات وہ لوگوں میں پھیلاتے ہیں۔ اور ان سے منع کرنے والوں کو گمراہ اور بدمذہب مشہور کرتے ہیں۔ اعذنا اللہ عنھم

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید

وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

اچھا یہ تو تھی خانصاحب موصوف کی تمہید اب اصل مدعا سنیئے! خاکسار ثناء اللہ کو تو خان صاحب نے یوں ہی ساتھ چپھی لگایا۔ اصل مجرم تو مولوی صاحب لکھنوی ہیں۔ جنھوں نے بڑا غضب کیا ہے۔ فتویٰ دے دیا کہ غیر مقلدوں کے ے پیچھے نماز ہوجاتی ہے۔ ہائے افسوس اس ظلم کی بھی کچھ حد ہے۔ اس پر آسمان ٹوٹے زمین پھٹے سب بجا ہے۔ اصل نزاع اشتہار مذکور میں یوں دیکھائی گئی ہے۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومقتیان شرع متین۔ اس تحریر زید پر جس کو وہ اپنے رسالہ میں لکھ کر شائع کرتا ہے۔ اور ادعائے علمیت کرتا ہوا لکھتا ہے۔ جو بعینہ نقل ہے۔ (ف) اگر امام اور مقتدی کا مذہب ایک نہ ہو۔ مثلاً امام'' شافعی یا مالکی مذہب ہو۔ اور مقتدی حنفی مذہب ہو تو اس صورت میں امام کی نماز کا صرف ایک مذہب کے موافق صحیح ہوجانا کافی ہے۔ خواہ مقتدی کے موافق بھی صحیح ہو یا نہیں۔ ہر حال میں بلا کراہت اقتداء درست ہے۔ الیٰ آخرہ یہی حکم غیر مقلدین کے پیچھے نماز پڑھنے کا ہے۔ یعنی مقلد کی نماز ان کے پیچھے بلا کراہیت درست ہے۔ خواہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کریں یا نہ کریں۔ حاشیہ پر یہ عبارت درج ہے۔ نمبر 20 ہمارے زمانے کے بعض متعصب مقلدین غیر مقلدین کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ یہاں تک کہ اگر کسی امام کو بلند آواز سے آمین کہتے۔ سنا یا سینہ پا ہاتھ باندھتے ہوئے دیکھا تو اپنی نماز کا اعادہ کرلیتے ہیں۔ میری فہم ناقص میں یہ تعصب نہایت برا ہے۔ اور غالبا کوئی عقلمند جو شریعت کے مقاصد سے واقف ہوا اس فعل قبیح کو جس سے امت میں افتراق پیدا ہو جائز نہ رکھے گا۔ ہاں اگر کوئی غیر مقلد ہمارے امام صاحب کو برا کہتا ہو۔ تو وہ ایک مسلمان کی غیبت کرنے فاسق <u>ہوجائے گا۔ (1)</u>اس صورت میں اس کے پیچھے نماز مکروہ ہوگی۔ مگر جائز بھی رہے گی۔ یہ دوسری بات ہے کہ ایسے کم علموں پر تقلید واجب ہے۔ غرض اس کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہر مذہب والے کی ہر مذہب والے کے پیچھے نماز جائز ہے۔ عام ہے اس سے کہ وہ مقتدی کے مزہب کی پابندی کرے یا نہ کرے۔ شافعی امام کے پیچھے حنفی مقتدی کی نماز جب بھی ہوجائے گی۔ جب وہ مسح صرف دو چار سر کے بال چھو کر کرے جو ان کے یہاں فرض ہے۔ اب سوال طلب یہ امر ہے۔ کہ اس شخص کو ہم حنفی جانیں یا وہابی غیر مقلد جانیں یا اہل حدیث۔ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز جانیں یا کیا۔ اور ایسے شخص کے پیروں کے جو اس کے وعظ میں جانے اور اعتقاد انہ برتاؤ کرتے ہیں۔ کیا کہیں۔ اور ایسے شخص کی محفل وعظ میں جانا جائز ہے۔ یا حرام یہ شخص بظاہر اپنے کو حنفی سنی بتاتا ہے۔ لیکن اپنی تحریرات مندرجہ بالا سے خفیہ خفیہ غیر مقلدین کی اعانت کرتا ہے۔ بینوا بالکتاب (المستفتی عبد الحکیم خان میرٹھ)

(حضرت مولانا سید نزیر حسین صاحب مرحوم دہلوی کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ آئمہ کرام کو برا کہنے والا فاسق ہے جس پر ہمارا بھی صاد ہے۔ (ابو الوفاء.1

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ازجانب اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حامی سنت ماحی بدعت ۔ حضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی ۔ ایسا شخص نہ سنی ہے نہ حنفی نہ اسے اپنا امام بناتا حلال ہے ۔ نہ اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہ اس کا وعظ سننا روا ۔ اولا مسئلہ اقتداء بالمخالف میں جمہور آئمہ اعتبار رائے مقتدی پر ہیں ۔ یعنی جب مقتدی کے نزدیک امام کی طہارت یا نماز صحیح نہیں ہے ۔ تو یہ اس کی اقتداء نہیں کرسکتا اگرچہ اس کے نزدیک اس کی نماز صحیح ہو ۔ ثانیا اس نے اسی قدر پر بس نہ کی بلکہ غیر مقلدین کو بھی اس حکم میں داخل کرلیا ۔ جن میں نہ خالی ضلالات بلکہ کثرت کفریات ہیں ۔ جن کی روسے ان پر بحکم فقہاء کرام لزوم کفر ہے ۔ (ملخص) (فقیر احمد رضا خاں قادری ۔ بریلوی)

اہل حدیث

مجدد بریلوی کے علاوہ اور حضرات بھی اس فتوے کے مصح ہیں ۔ جن میں خیریت سے ایک ہمارے دوست مولوی اسرار الحق واعظ بھی ہیں ۔ جن کی کمالات علمیہ اور خیالات دینیہ ان کے واقفوں کو معلوم ہیں ۔ ہمیں اس س مطلب نہیں کہ کون کون اس فتوے کے مصح ہیں ۔ اوران کی لیاقتیں اور مذہبی علوم میں دسترس کہاں تک ہے ۔

انصاف کی بات یہ ہے

کہ خان صاحب بریلوی اور دیگر مقتیا لفتویٰ کو لازم تھا کہ جس الزام کو غیر مقلدیت کا ملزم مولوی عبد الشکور کو بنایا تھا ۔ فتویٰ نویسی میں خود اس الزام کے ملزم نہ ہوتے ۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں ۔ یہ لوگ خاص کر مجدد صاحب بریلوی اس فتوے سے پکے خیر مقلد ثابت ہوتے ہیں ۔ کیونکہ مقلد کی شان یہ ہے کہ اپنے امام کے قول پر فتویٰ دیوے (درمختار) مجدد بریلوی نے اپنے سارے فتویٰ میں ایک جگہ بھی حضرت امام ابو حنیفہ کا قول نقل نہیں کیا ۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا دعویٰ تقلید حنفی کا سراسر بے ثبوت بلکہ غلط ہے ۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ خان صاحب نے اصل مسئلہ پر بھی غلطی کی ہے ۔ آپ نے بہت سی کتب فقہ کا نام کے کر بے خبر ناظرین کو باور کرایا ہے ۔ کہ یہ فتویٰ کتب فقہ پر مبنی ہے حالانکہ ایسا نہیں ۔ جن جن کتابوں کا نام آپ نے لکھا ہے ۔ ان میں ایک مشہور اور مستند اول کتاب ردالمختار شرح درمختار ہے ۔ ہم اس میں سے ایک حوالہ دکھلا کر بتلاتے ہیں ۔ کہ خان صاحب بریلوی نے محض اپنے پاس سے لکھ کر ان مصنفوں کے نام جڑ دیا ہے ۔

علامہ شامی مصنف (ردالمختار) نے یہ مسئلہ کئی ایک جگہ لکھا ہے ۔ کہ مخالف مذہب کے پیچھے نماز درست ہے ۔ ہم صرف ایک جگہ کی عبارت نقل کرنے پر کفایت کرتے ہیں ۔ فرقہ معزلہ اور جہمیہ اسلامی فرقوں میں کیسے کچھ مورو عتاب و محل غضب ہیں ۔ ان کی بابت صاحب درمختار نے کچھ سخت الفاظ ان کی تکفیر وغیرہ کے لکھے تھے ۔ جن کی شرح میں علامہ شامی لکھتے ہیں ۔

(والراجع عند اکثر الفقہاء والمتکلمین خلافوانہم فساق عصات ضلال ویصلی خلفہم وعلیہمو یحکم بتوارثہم مع المسلمین (جلد5ص 196

اکثر فقہاء اور متکلمین کے نزدیک زیادہ تر صحیح یہ بات ہے کہ معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ مسلمان فاسق بے فرمان اور گمراہ ہیں ۔ ان کے پیچھے بھی نماز پڑھی جائے ۔ اوران کا جنازہ بھی پڑھا جائے اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی وراثت بھی جاری کی جائے ۔

اس اقتباس میں علامہ شامی نے فرقہ معتزلہ اور جہمیہ وغیرہ کو باوجود فساق وغیرہ کہنے کے ان کی اقتداء درست لکھی ہے ۔ اور اس کو آئمہ مجتہدین کا مذہب قرار دیا ہے ۔ پھر نہیں معلوم اور اہل حدیث کیا ان فرقوں سے بھی بدتر ہیں ۔ کہ ان کے پیچھے نماز درست نہیں ۔ بلکہ درست کہنے والے کے پیچھے بھی درست نہیں ۔ امام ابو حنیفہ کا فتویٰ ہے ۔ صلوا خلف کل بر وفاجر ہر ایک نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو ۔ (فقہ اکبر) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حالت محاصرہ میں پوچھا گیا ۔ کہ باغیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ۔ فرمایا ۔

(الصلوٰۃ احسن مایعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معہم واذا اساوا فاجتنب اساتہم (بخاری شریف

یعنی نماز سب کاموں سے اچھا کام ہے ۔ جب کوئی اچھا کام کرے ۔ اس کے ساتھ مل جاؤ ۔ اور جب برا کریں تو ہٹ جاؤ ۔ یعنی وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ ۴۳ سورة البقرة

سبحان اللہ یہ ہے پاکیزہ تعلیم اور یہ ہے صحبت کا اثر ﷺ کیا آجکل کے مجددین اس تعلیم کی ترویج کے لئے پیدا ہوئے ہیں جو زمانہ سلف صالحین میں مروج تھی یا وہ اپنی طرف سے کبھی ایجاد کرنے کے مجاز ہیں ۔

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص 408-413